• خواجہ عبدالحمید صاحب

تاریخ قادیان

قسط نمبر ۴

مقاطع

"مقاطع" ایک خاص نادر شاہی حکم ہوتا۔ جو دربارِ خلافت محمودیہ سے جاری ہوتا اور اس کی تکمیل و تعمیل کے لئے۔ کارِ خاص۔ خدام الاحمدیہ۔ جو مرزا محمود خلیفہ قادیان کی حفاظتی فوج تھی کو منتخب مقاطعہ کا معنیٰ قطع کلامی۔ یعنی مرزائیت کے دام سے نکلنے والے سے محلہ کا کوئی شخص نہ بولے۔ رشتہ دار۔ بیوی۔ بچے۔ بھائی۔ ماں۔ باپ کوئی کلام نہ کرے۔ کوئی دکان دار اس کو سودا نہ دیوے۔ درزی۔ نہ دھوبی۔ ڈاکٹر حکیم۔ حجام۔ اس کے گھر سے تعلق نہ رکھے۔ اور وہ شخص احساسِ کمتری میں مبتلا ہو کر مرزا محمود خلیفہ قادیان سے معافی در معافی مانگے۔ تاکہ اس سے بولنے کی اجازت تو مل جائے۔ ڈاکٹر حکیم تک کو دوائی دینے کی اجازت نہ ہوتی تھی، ان کے ساتھ غیر اخلاقی حرکتیں کی جائیں ہنسی مذاق۔ طنز۔ چھیڑ خوانی کی جاتی۔ اور مزید برآں یہ کہ ان لوگوں پر جھوٹے مقدمات دائر کردیئے جاتے۔ تاکہ وہ غم۔ فکر۔ مصیبت۔ دہشت سے تنگ آکر واپس۔ مرزائیت کے آمر خلیفہ کے دامن میں منت وسماجت کرکے پناہ لیں۔

اس کا واضح ثبوت مرزائیوں کے اخبار "الفضل" کے سابق ایڈیٹروں کے ساتھ یعنی محفوظ الحق علمی، مہر محمد شہاب۔ اور ماسٹر اللہ دتہ ہیڈ ماسٹر کے ساتھ جو بدسلوکی ہوئی کہ اس تکلیف سے تنگ آکر ان کو قادیان چھوڑنا پڑا۔ کیونکہ ان کی زندگیاں خطرہ میں پڑ گئیں تھیں۔ جب انہوں نے قبولِ اسلام کیا۔

مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ سشن جج گورداسپور کا فیصلہ :

مرزائیوں اور مرزا محمود کے اس غیر قانونی، غیر اخلاقی ۔ غیر سماجی بائیکاٹ، مقاطعہ اور تکلیف دہی کی پوری داستان پہ مسٹر گورودت ۔ کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے بمقدمہ سرکار بنام . . . . سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری بجرم ۵۳ الف تعزیرات ہند میں وضاحت سے کیا ہے ۔ یہ فیصلہ مرزائیت کے قلعہ میں قصرِ خلافت شکن بم ثابت ہوا ۔ جس سے انگریزی حکومت کی بھی آنکھیں کھل گئیں ۔ اور چھ ماہ قید کی سزا کی بجائے تاعدالت برخواست سزا دی گئی ۔ اس فیصلہ کو پڑھ کر بڑی آسانی سے پتہ چل سکتا ہے کہ مرزا محمود نے قادیان کو ریاست کی ہم شکل بنا کر متوازی حکومت بنا رکھی تھی ۔

ہائی کورٹ کا فیصلہ :

اور آخر جب مرزائیوں کے مبلغ شیخ عبدالرحمن مصری (سابق رام ناتھ) نے جو مرزائیوں کے احمدیہ سکول کا ہیڈ ماسٹر، ناظر ۔ تعلیم و تربیت ۔ قادیان ٹاؤن کمیٹی کا ممبر ۔ اور بعض اوقات قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان مقرر کیا جاتا) جب مرزا محمود کے مظالم کے خلاف آواز اٹھائی تو اس کے ایک ساتھی فخر الدین ملتانی کو روز روشن دن دہاڑے سے سر بازار ۔ ایک مرزائی عزیز احمد قلعی گر ۔ نامی نے قتل کیا ۔ جس کی پیروی ۔ سر ظفر اللہ خان نے کی اور عزیز احمد کو " شہید احمدیت " کا خطاب دیا گیا ۔

اور شیخ عبدالرحمن مصری اور اس کے ساتھیوں پر زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ ضابطہ فوجداری مقدمہ قائم ہوا ۔ جس کی اپیل شیخ عبدالرحمان مصری ۔ امیر جماعت انجمن انصار احمدیہ قادیان نے ہائی کورٹ لاہور میں کی ۔ جس میں مسٹر جسٹس سکھیپ جج ہائی کورٹ پنجاب نے خلیفہ قادیان مرزا محمود کے خلاف جو ریمارکس دیئے وہ بھی قابل غور ہیں ۔ اور خلیفہ محمود کی تقریروں کو اشتعال انگیز قرار دیا، "افسوسناک" کے الفاظ فیصلہ میں لکھے :

انجمن انصار احمدیہ قادیان :

مرزائیوں کی دو پارٹیاں تو مشہور تھیں۔ یعنی (۱) قادیانی (۲) لاہوری اب قادیانی پارٹی دو حصوں میں بٹ گئی۔ انجمن احمدیہ قادیان۔ جس کا امیر مرزا محمود تھا۔ دوسری پارٹی انجمن انصار احمدیہ قادیان جس کا امیر شیخ عبدالرحمٰن مصری تھا۔ ان دونوں میں جو پوسٹر بازی ہوئی۔ خدا کی پناہ۔ ایک دوسرے پہ گندی گالیوں کی بوچھاڑ، الزامات تراشیاں۔ اخلاقی تہمتیں سرکاری عدالتوں کے ریکارڈ۔ ان سے بھرے پڑے ہیں۔ مرزا محمود خلیفہ قادیان نے شیخ مصری کے خاندان۔ لڑکیوں پہ الزامات لگائے۔ جواب میں۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری امیر جماعت انصار احمدیہ قادیان نے خلیفہ قادیان پہ الزامات لگائے۔ اور احمدیت کے مقدسین کا جو منظر سامنے آیا جس طرح سے اخلاقی حالت سے پردہ اٹھا نمونہ ملاحظہ ہو۔ اس سے توبہ بھی توبہ توبہ کرتی ہے۔

الزامات اور مرزائی اخلاق :

(۱) "موجودہ خلیفہ (فرقۂ احمدیہ) سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لیے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو میں رکھتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔ (بحوالہ شیخ عبدالرحمٰن مصری سابق ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول قادیان۔ بیان مشمولہ فیصلہ عدالت العالیہ ہائی کورٹ لاہور۔ شائع کردہ مولوی محمد علی احمدی ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء)

قادیانیت کی بنیاد :

(۲) قادیانیت کی بنیاد ہی دجل۔ فریب کاری کذب بیانی اور افترا پر ہے۔ مگر مولوی اللہ دتہ (عرف دتو بافندہ) مبلغ قادیانیت پر واضح ہو کہ قادیانیت کو موت سے بچانے کے لیے یہ حیلے انشاء اللہ کارگر نہ ہوں گے۔

(لاہوری مرزائیوں کا اخبار پیغام صلح۔ ۱۲ جون ۱۹۳۷ء)

چار گواہ:

(۳) قادیان کی انجمن انصار احمدیہ کے سکریٹری حکیم عبدالعزیز احمدی نے خلیفہ قادیان مرزا محمود کے ایک خطبہ شائع شدہ اخبار الفضل قادیان کے جواب میں ایک پوسٹر شائع کیا۔ وہ بھی ملاحظہ ہو (جو خط و کتابت ہوئی)

"حالانکہ میں نے اپنے خط میں لکھا تھا، کہ لوگوں سے سنا ہے کہ جناب (مرزا محمود خلیفہ قادیان) چار گواہوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم سے تو آپ نے نہیں فرمایا۔ تاہم۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر آپ اسی کے لئے تیاری فرمالیں۔ ہم صرف چار گواہ ہی نہیں بلکہ بہت سی شہادتیں۔ علاوہ عورتوں۔ لڑکیوں اور لڑکوں کی شہادت کے ہم خود جناب والا کی بھی شہادت پیش کریں گے۔ اگر ہم ہمیشہ کے لئے ذلیل ہونے کے علاوہ ہر قسم کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔

(ٹریکٹ حکیم عبدالعزیز احمدی سکریٹری انجمن انصار احمدیہ قادیان)

چیلنج تو بہت بڑا تھا۔ مگر خلیفہ قادیانی نے چپ سادھ لی۔ اور حکیم عبدالعزیز پر قاتلانہ حملہ ہو گیا۔ حکیم عبدالعزیز کو شدید زخم آئے۔ حکیم عبدالعزیز بچ گیا۔ مگر حکیم صاحب کا ایک ساتھی۔ مولوی فخر الدین ملتانی مالک احمدیہ کتاب گھر قادیان قتل ہو گیا۔ قاتل عبدالعزیز قلعی گر کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ قاتل کی اپیل پریوی کونسل لنڈن سے بھی خارج ہوئی۔

ناظرین۔ اس قسم کے تاریخی واقعات سے قادیان کی زمین لبریز ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مرزائی جماعت۔ جو خود جہاد کی منکر ہے۔ اس کی حالت کیسی ہے۔ جو دنیا کو اپنے دعویٰ نبوت کی طرف بلاتی ہے۔ دنیا کو اخلاقی معیار قائم کرنے پر اصلاح امن۔ صبر۔ اور تزکیہ نفس کی تلقین کرتی ہے۔

وہ خود۔ اپنے قول و فعل میں کتنا تضاد پیش کرتی ہے۔ اور اس کا عملی اخلاقی فوٹو کیا ہے۔ کیا یہ مذہبی جماعت بن سکتی ہے۔ جو کمیونسٹوں کی طرح سرخ انقلاب، خونی انقلاب۔ قتل و غارت۔ مخالفین پر گندے الزامات۔ اور ان پر قاتلانہ حملے۔ تشدد

جبر روا رکھتی ہے۔ آخر کار۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری مرزائی کو بھی اپنی جانی حفاظت اور اور اپنے کنبہ کی جانی و مالی۔ عزت و آبرو کو بچانے کے لیے، قادیان سے ترکِ سکونت کرنا پڑا اور لاہور میں قیام پذیر ہوا۔

ناظرِ اعلیٰ کا کارنامہ :

مرزائیوں کے جملہ محکمہ جات۔ ناظر (منسٹر) امور عامہ۔ ناظر بہشتی مقبرہ۔ ناظر دعوت تبلیغ۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ ناظر ضیافت۔ ناظر بیت المال۔ ناظر امور خارجہ ناظر تجارت۔ ناظر کارِ خاص وغیرہ وغیرہ پر کنٹرول کرنے کے لیے، ناظر اعلیٰ (چیف منسٹر) کا محکمہ ہے۔ جس کا ناظر اعلیٰ فتح محمد عرف فتو ولد نظام الدین عرف جاموں قوم سیال۔ سکنہ قادیان تھا۔ جو مشہور بد زبان۔ انتقام پسند اور جابر شخص تھا۔ اگرچہ ایم اے تھا۔ مگر اخلاق سے عاری تھا۔ اس ناظر اعلیٰ فتو سیال نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جماعت احمدیہ قادیان کے ایک مشہور مبلغ محمد امین خان پٹھان۔ مبلغ روس و بخارہ کو کلہاڑیاں مار مار کر قتل کیا تھا۔ اس کا ذکر بھی۔ مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ سشن جج گورداسپور نے اسی مقدمہ سرکار بنام سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح میں تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ قادیان میں مرزا محمود نے حکومت انگریزی کے نیچے ایک متوازی ریاست کی حکومت بنا رکھی ہے۔ جس میں پولیس کو قاتل کے خلاف مقدمہ چلانے کی جرأت نہیں ہوتی۔ قادیان میں مرزا محمود خلیفہ قادیان کے معتوب لوگوں کی جان۔ مال۔ عزت آبرو محفوظ نہیں اور حملہ آور۔ قاتل کے خلاف گواہ تک دستیاب نہیں ہوتے۔ اور قادیان میں پولیس عضو معطل ہے۔

ناظرین غور فرمائیں کہ ایسے حالات میں جہاں پولیس بھی قاتل کو گرفتار نہ کر سکے۔ مرزائیوں کی ریاستی سکیم چل رہی تھی اور اس کا کتابی۔ زبانی۔ تحریری، اور عملی مقابلہ کوئی آسان بات نہ تھی۔

مرزائیوں کا لٹھ بند بریگیڈ موسومہ۔ انجمن خدام الاحمدیہ جس کا صدر خلیفہ محمود کا بیٹا۔ مرزا ناصر احمد۔ ایم۔ اے حال خلیفہ ثالث ربوہ تھا۔ اور خفیہ فوج سراغ رسانی محکمہ کارِ خاص کا انچارج۔ مرزا محمود خلیفہ قادیان کا حقیقی بھائی۔ کیپٹن مرزا شریف احمد

متوفی تھا۔ وہاں مذہب کا کیا دخل تھا۔ یہ فرقہ سیاسی اقتدار حاصل کر کے قادیان کو اسرائیل کی طرح ریاست بنانا چاہتا تھا۔

انجمن اسلامیہ قادیان کا ابتدائی دور:

اس حسن بن صباحی چالوں کا مقابلہ اور اس فری میسن جیسی تنظیم کا مقابلہ پہلے پہل انجمن اسلامیہ قادیان نے تبلیغی رنگ میں کیا۔ قادیان کے اہل سنت مسلمانوں کے پاس اقتصادی بائیکاٹ کی کیونکہ سرمایہ نہ تھا۔ تاہم اہل سنت اور اہل حدیث طبقہ نے یک جان ہو کر باہمی مل کر مقابلہ کیا۔ انجمن اسلامیہ قادیان کا صدر مولوی امانت اللہ صاحب زرگر اور مولوی مہرالدین صاحب آتش باز سکریٹری تھا مجلس عاملہ کے ممبران۔ مولوی امام الدین کشمیری چوہدری نور محمد کشمیری۔ چوہدری امام الدین کشمیری۔ چوہدری نور محمد کشمیری۔ چوہدری امام الدین کشمیری۔ مولوی محمد یعقوب آف بھامڑی مبلغ اہل حدیث بھامڑی۔ مولوی محمد علی صاحب بھٹیاں۔ سائیں کالو شاہ درویش بھٹیاں۔ پیر سید شاہ چراغ شاہ صاحب۔ مولوی علی گوہر گھار۔ مولوی رحمت اللہ۔ شیخ برکت علی بزاز۔ شیخ کمال الدین چودھری غلام فرید گوجر میاں محمد بخش قاضی اور اس کا پسر میاں محمد عبداللہ قاضی امام مسجد شیخان والی اور میاں عنایت اللہ قاضی۔ امام مسجد ارائیاں والی۔ چودھری بھلی ارائیں۔ میاں تراب علی خان راجپوت تھے۔ جو باہر سے مبلغ بلاکر تردید مرزائیت کرواتے۔ باہر سے آنے والے ہمدردان اسلام میں سے۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کے خاص مقربین۔ اور حضرت مولانا عبداللہ صاحب معمار امرتسری حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب کلرک محکمہ انہار امرتسری۔ حافظ محمد شفیع صاحب مبلغ اسلام سنکھترہ۔ حافظ احمد الدین صاحب عرف پہانہ ٹھوک ٹھگڑوی۔ مہر ابراہیم صاحب ارائیں بھامڑی بٹالوی۔ چودھری غلام محمد صاحب شوخ بٹالوی۔ مولوی لعل الدین صاحب انصاری کھوجالہ تھے۔ جو تردید مرزائیت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ یہ حضرات قادیان میں انجمن اسلامیہ کے جلسے میں شامل ہوتے۔ اور تردید مرزائیت کا فریضہ سرانجام دیتے۔ اور علاقہ میں بھی مرزائیوں سے زبانی و تحریری مناظرہ کرتے۔ یہ قادیان کے مسلمانوں کی ابتدائی تردید مرزائیت کی جدوجہد تھی۔ جو غالباً ۱۹۲۹ء تک پوری قوت سے جاری رہی۔ (باقی)